السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرئے ہوئے ماکول اللحم جانور کی چربی استعمال کرنی جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے:

عن ابن عباس قال تصدق علی مولاۃ میمونۃ بشاۃ فماتت فمربہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلہا۔ » متفق علیہ »

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو کسی نے ایک بکری صدقے میں دی۔ وہ مرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مردہ پڑا ہوا دیکھا تو فرمایا۔ تم نے اس کی کھال ''کیوں نہ لی؟ دباعت کرکے کام میں لاتے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ وہ مردار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردار کا کھانا حرام ہے۔''

اس حدیث میں صاف تصریح ہے کہ مردار کا کھانا حرام ہے اس سے انتفاع حرام نہیں۔ انما کلمہ حصر ہے جس کے یہاں یہ معنی ہیں کہ مردار کا صرف کھانا ہی حرام ہے اس سے دوسرا ہر قسم کا انتفاع درست ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

«اعطیت جوامع الکلم»

''یعنی خدا نے مجھے جامع کلمات دیئے ہیں۔''

اس بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لفظ میں کھانے کی حرمت بھی بیان کردی۔ اور دیگر صورتوں میں استعمال کی اجازت بھی دیدی۔ الگ لفظ بولنے کی ضرورت نہ رہی۔

رہی یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کی بابت فرمایا ہے کہ تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارلیا۔ اور چربی وغیرہ کی بابت کچھ نہیں فرمایا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصول کا مسئلہ ہے کہ:

(الاعیان لا یحتج بہا علی العموم» (نیل الاوطار جلد 3 باب انعقاد الجمعۃ باربعین ص 107»

یعنی خاص واقعہ سے عام استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ خاص واقعہ میں کئی طرح کے احتمال ہوتے ہیں اور جہاں احتمال ہو وہاں استدلال صحیح نہیں ہوتا۔ اسی لیے مشہور ہے۔

«اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال»

اوریہاں اسی طرح ہے کیونکہ چربی تو موٹے تازے حیوان پر ہوتی ہے۔ خدا جانے وہ بکری بیچاری کس حالت میں مری ہوگی۔ اس لیے احتمال ہے کہ چربی کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چربی کا ذکر نہ کیا ہو یا چربی ہو لیکن چمڑہ چونکہ بڑے فائدے کی شئے ہے اس لیے اسی پر اکتفا کی۔ خاص کر معمولی چربی کے لیے مردار کی اتنی چیر پھاڑ کون کرتا ہے۔ چوہڑے چمار بھی نہیں کرتے مسلمان کیا کرے گا؟ ہاں چمڑا بڑے فائدہ کی شئے ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف توجہ دلائی اور بکری کے مردار ہونے کے شبہ پر ایسا الفاظ بول دیا جس سے اس بات کی اجازت نکل آئی کہ اگر ماکول اللحم مردار کی کسی دوسرے شئے کی بھی کسی وقت ضرورت ہو تو کھانے کے علاوہ کسی اور صورت سے فائدہ اٹھالیا جائے۔

اور بہت سے علماء اس طرف گئے ہیں کہ مردار کے بال، ہڈی، ناخن، کھر یہ سب کچھ پاک ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور ایک قول امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی ہے اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی جلد اول ص 39 میں فرمایا ہے:

(وہو الصواب۔) (یعنی یہی قول حق ہے

پھر جہاں اور دلائل دیئے ہیں۔ ایک دلیل انما حرم اکلہا بھی دی ہے۔ بلکہ امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں دباغت کا ذکر سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ (جو زہری رحمہ اللہ تابعی کے شاگرد ہیں) کی غلطی ہے کیونکہ زہری رحمہ اللہ وغیرہ اس حدیث کی وجہ سے چمڑے سے انتفاع، قبل از دباغت بھی جائز قرار دیتے تھے۔ گویا نجاست کی حالت میں چمڑے کو خواہ پہنو، خواہ نیچے بچھاؤ یا کسی اور طرح سے فائدہ اٹھاؤ، یہ سب کچھ ان کے نزدیک درست ہے

اور دلیل یہی انما حرم اکلہا ہے ۔

رہی بات یہ کہ چمڑے کے علاوہ مردار کی دیگر اشیاء چربی کی بیع جائز ہے یا نہیں ؟ سو حدیث میں ہے :

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وہم بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یارسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ انہ تطلی بہا السفن وتدہن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ہو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذالک قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم علیہم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوہ ثمنہ ۔ » متفق علیہ (بلوغ المرام ، کتاب البیوع)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کے فروخت کرنے کو حرام کیا ہے ۔ عرض کیا گیا اے رسول خدا مردار کی چربی کے متعلق کیونکہ اس سے کشتیاں اور چمڑے چکنے کئے جاتے ہیں ۔ اور لوگ اس کو چراغ میں جلاتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حرام ہے ۔ پھر اسی وقت رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی یہود کو قتل کرے اور اللہ تعالی نے باوجودیکہ اس کو حرام کیا لیکن انہوں نے اس کو بگھلا کر فروخت کرنا اور قیمت کھانی اختیار کی ۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردار کی چربی اور دیگر اشیاء کی بیع حرام ہے نہ کہ انتفاع ۔ یعنی چمڑے کے سوا مردار کی کوئی شئے بیچ کر پیسے برتنے درست نہیں ۔ ویسے فائدہ اٹھانا درست ہے ۔ حرمت بیع سے حرمت انتفاع ثابت نہیں ہوتی مثلاً قربانی عقیقہ وغیرہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن فروخت وخرید منع ہے مگر ان سے فائدہ اٹھانا درست ہے ۔

پس ماکول اللحم جانور مر جائے تو اس کی چربی کی بیع منع ہے صابن وغیرہ میں استعمال درست ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، پانی کا بیان، ج1ص247

محدث فتویٰ